128256 ـ یوم عاشوراء یا یوم عرفہ اور قضاء رمضان کو جمع کرنا

سوال

کیا یہ ممکن ہے کہ سنت روزے رمضان کی قضاء کی نیت سے رکھے جائیں، اور اسی طرح نفلی روزے مثلا یوم عاشوراء کا روزہ رمضان کی قضاء کی نیت سے رکھا جائے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اہل علم کے ہاں یہ مسئلہ عبادات میں شرکت یا تداخل کے نام سے پہچانا جاتا ہے، اور اس کی بہت ساری صورتیں ہیں جن میں یہ صورت بھی شامل ہے کہ واجب اور مستحب کو ایك ہی نیت میں جمع کیا جائے، چنانچہ جس نے مستحب روزے کی نیت کی تو وہ روزہ واجب اور فرض روزے سے کافی نہیں ہوگا، لہذا جس نے عاشوراء کی نیت سے روزہ رکھا تو یہ قضاء رمضان کے روزے میں کافی نہیں ہوگا.

اور جس نے رمضان کے قضاء کے روزے کی نیت سے روزہ رکھا اور یہ عاشوراء والے دن رکھے تو یہ قضاء رمضان کا روزہ تو صحیح ہوگا، لیکن اسے عاشوراء کا روزہ نہیں کہا جائیگا، بعض اہل علم کے ہاں یہ امید رکھی جا سکتی ہے کہ اس سے عاشوراء کے روزے کا بھی ثواب حاصل ہوگا.

الرملی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور اگر وہ شوال میں قضاء رمضان یا پھر نذر وغیرہ کے روزے رکھے، یا اسی طرح یوم عاشورا میں ت واسے اس کے نفلی روزے کا بھی ثواب حاصل ہوگا، جیسا کہ والد رحمہ اللہ نے بارزی اور اصفوانی اور الناشری اور فقیہ علی بن صالح الحضرمی وغیرہ کے متابعت کرتے ہوئے فتوی دیا ہے.

لیکن اس سے وہ کامل اور مطلوبہ ثواب حاصل نہیں ہوگا جو اکیلا عاشوراء کا روزہ رکھنے کا ثواب ہے، خاص کر جب رمضا المبارك کے روزے رہتے ہوں اور وہ شوال میں روزے رکھے " انتہی

دیکھیں: نهاية المحتاج (3 / 208).

اور مغنى المتحاج (2 / 184) اور حواشى تحفة المتحاج (3 / 457) میں بھی اسی طرح درج ہے.

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" جس نے یوم عرفہ یا یوم عاشوراء کا روزہ رکھا اور اس کے ذمہ رمضان المبارك کی قضاء بھی ہو تو اس کا روزہ صحیح ہے، لیکن اگر وہ اس دن قضاء رمضان کے روزے کی نیت کرتا ہے تو اسے دونوں اجر یوم عرفہ اور یوم عاشوراء کے ساتھ قضائے رمضان کے روزے کا بھی اجر ملےگا.

یہ تو صرف نفلی روزے کے متعلق ہے جو رمضان المبارك گے سا تھ مربوط نہیں، لیکن شوال کے چھ روزے تو رمضان المبارك کے ساتھ مرتبط ہیں اور یہ رمضان المبارك کے روزے مکمل ہونے کے بعد ہی ہونگے.

اس لیے اگر کوئی شخص رمضان کے روزوں کی قضاء سے قبل ہی شوال کے روزے رکھتا ہے تو اسے شوال کے چھ روزوں کا اجر حاصل نہیں ہوگا، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس نے رمضان المبارك کے روزے رکھے اور پھر اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے تو گویا کہ اس نے سارے سال کے ہی روزے رکھے "

یہ معلوم ہے کہ جس کے ذمہ رمضان کے روزوں کی قضاء ہو اسے تو رمضان کے سارے روزے رکھنے والا شمار ہی نہیں کیا جائیگا، حتی کہ وہ رمضان کے روزے مکمل کر لے " انتہی

دیکھیں: فتاوی الصیام (438).

اس لیے انسان کو اپنے ذمہ روزوں کی قضاء کی ادائیگی کرنے میں جلدی کرنے چاہیے، کیونکہ یہ نفلی روزوں سے اولی ہیں، لیکن اگر اس کے لیے وقت تنگ ہو اور وہ قضاء کے سارے روزے نہ رکھ سکے اور اسے خدشہ ہو کہ اگر وہ قضاء کے سارے روزے رکھےگا تو ایك فضیلت والے دن کے روزے کا اجروثواب حاصل نہیں کر سکےگا مثلا یوم عاشوراء یا یوم عرفہ تو وہ اس دن قضاء کی نیت سے روزہ رکھ لے، امید ہے کہ اسے یوم عاشوراء اور یوم عرفہ کا اجروثواب بھی حاصل کر سکےگا، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فضل و کرم تو بہت وسیع ہے.

واللہ اعلم .